Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

ALFAZL RABWAH

قیمت ۵۰ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ ۲ نبوت ۱۳۵۷ہش ۲ نومبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۵۱

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم، جواہر الکلام

کلمہ طیبہ کا مفہوم یہ ہے کہ ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کو مقدم کیا جائے

اِس میں قرآن پاک کی ساری تعلیم کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

کَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ (ابراھیم: ۲۵)

ترجمہ:- کلمہ طیبہ اس پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ (مضبوطی کے ساتھ) قائم ہوتی ہے اور اس کی ہر ایک شاخ آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوتی ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (بخاری)

ترجمہ:- ایمان کی کچھ اُوپر ستّر یا کچھ اُوپر ساٹھ شاخیں ہیں ان میں سے سب سے افضل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"کلمہ کے معنے کی طرف غور کرو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دِل سے تصدیق کرتا ہے کہ میرا معبود بجز خدا کے اور کوئی نہیں۔ اِلٰہ ایک عربی لفظ ہے اور اس کے معنے معبود اور محبوب اور اصل مقصود کے ہیں یہ کلمہ قرآن شریف کا خلاصہ ہے جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے۔ اکثر لمبی کتابوں کا یاد کرنا ہر ایک کے واسطے مُشکل ہے اور اللہ تعالیٰ حکیم ہے اس نے ایک مختصر سا کلمہ بتا دیا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ جب تک خدا کو مقدّم نہ کیا جاوے جب تک خدا کو معبود نہ بنایا جائے جب تک خدا کو مقصود نہ ٹھہرایا جائے انسان کو نجات حاصل نہیں ہو سکتی .... خدا تعالیٰ الفاظ سے تعلق نہیں رکھتا وہ دلوں سے تعلق رکھتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ درحقیقت اِس کلمہ کے مفہوم کو اپنے دِل میں داخل کر لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عظمت پُورے رنگ کے ساتھ ان کے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے وہ جنّت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جو کوئی شخص سچے طور پر کلمہ کا قائل ہو جاتا ہے تو بجز خدا کے اور کوئی اُس کا پیارا نہیں رہتا بجز خدا کے کوئی اس کا معبود نہیں رہتا اور بجز خدا کے کوئی اس کا مطلوب باقی نہیں رہتا۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

میرے سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم ڈاکٹر لئیق احمد انصاری مقیم گیمبیا کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳ اگست ۱۹۷۸ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا جس کا نام سلمان احمد تجویز ہوا ہے۔ عزیز کی ولادت ڈاکار (سینیگال) میں ہوئی۔ نومولود حضرت خان صاحب قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید کا پوتا اور محترم مرزا عبد القدیر صاحب ڈرگ روڈ کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت والی زندگی عطا فرمائے اور سلسلہ کا خادم بنائے۔ آمین۔

(اہلیہ محترم قاضی محمد رشید صاحب مرحوم دار الرحمت وسطی ربوہ)

میرے بیٹے عزیز شیخ مطیع الرحمٰن معہ اہل و عیال کینیڈا سے عنقریب واپس ڈنمارک جا رہے ہیں۔ ان کا دسمبر ۱۹۷۷ء میں بہت بڑا اپریشن ہوا تھا جس کے زخم مندمل ہونے میں آٹھ نو ماہ لگے لیکن تاحال زخم میں درد ہوتا ہے۔

عاجزہ خود بھی اکثر بیمار رہتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو صحت دے سفر و حضر میں اس کا حافظ و ناصر ہو اور مجھے بھی اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے اور ہر طرح کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(اہلیہ شیخ محبّ الرحمٰن صاحب مرحوم دار العلوم ربوہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے امسال جلسہ سالانہ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ ماہ فتح ۱۳۵۷ ہش / دسمبر ۱۹۷۸ء کو ہوگا۔ احباب جلسہ میں زیادہ سے زیادہ شمولیت فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحیٔ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۲ — ۱۱ر اگست تا ۱۴ر اگست ۱۹۷۸ء (قسط سوم)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے ایمان افروز روح پرور کوائف

فرینکفورٹ میں قیام کے دوران ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب۔ اخبارات میں تفصیلی خبروں اور تصاویر کی اشاعت

میئر کے نمائندے ڈاکٹر کوپرس نے "قیصر ہال" میں اہل شہر کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے)

پریس کانفرنس

۱۴ر اگست۔ ہوٹل FRANK-FURTERHOF جہاں کل استقبالیہ دعوت دی گئی تھی آج اسی ہوٹل میں حضور نے گیارہ بجے قبل دوپہر پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور صحافیوں کے متعدد سوالوں کے جواب دیئے۔

حضور نے اس کانفرنس کا آغاز یہ کہتے ہوئے کیا کہ میں اہل جرمنی تک ایک اہم پیغام پہنچانا چاہتا ہوں اور وہ ہے اسلام کا امن اور سلامتی کا پیغام۔ فرمایا اس وقت مغربی ممالک کو بعض ایسے مسائل کا سامنا ہے جنہیں وہ حل کرنے میں ناکام ہوچکے ہیں۔ تہذیب نو نے ایک دوسرے کو معاف کرنا نہیں سیکھا۔ یہی حال قوموں کا ہے۔ اس تہذیب نے پہلی عالمی جنگ کے بعد بھی معاف کرنا نہ سیکھا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد بھی یہی حال رہا۔ اتحادیوں نے جرمنوں کو معاف نہ کیا حتیٰ کہ جنگ عظیم کے خاکستر سے ابھی تک بدستور انتقامی کارروائی کی چنگاریاں سلگتی چلی آرہی ہیں جو کسی وقت بھی بھڑک کر دنیا کے امن کو پھر تہ و بالا کرکے رکھ دیں گی۔

انسانی معاشرہ اور عفو و درگزر

حضرت صاحب نے فرمایا موجودہ زمانے کی جنگ کیا ہے دو طاقتور قوموں کے درمیان زور آزمائی کا نام ہے جس میں دونوں فریقوں کا جانی اور مالی نقصان ہوتا ہے لیکن آج سے چودہ سو سال پہلے صحرائے عرب پر نظر ڈالیں تو مکہ میں ایک طاقتور قوم نظر آتی ہے جسے قریش کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ اسی میں آفتاب صداقت طلوع ہوا۔ حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم یکہ و تنہا تھے آپ نے توحید حقیقی کا پرچم بلند کیا تو ۳۶۰ بتوں کی پوجا کرنے والے آپ کے جانی دشمن بن گئے اور آپ کی ایذا رسانی کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ پھر بھی نہیں آپ کے ماننے والوں کو قتل کیا گیا اور ان پر ناقابل بیان ستم ڈھائے گئے، یہاں تک کہ ۱۳ سال تک ظلم و ستم کا تختہ مشق بننے کے بعد جب مدینہ کو ہجرت ہوئی تو دشمن وہاں بھی آپ کے تعاقب میں جا پہنچا اور بڑے لاؤ لشکر کے ساتھ کئی دفعہ مسلمانوں پر خونریز حملے کئے۔ لیکن بالآخر جب خدائی تقدیر کے ماتحت مکہ فتح ہوا اور مکہ والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے تو وہ مارے خوف کے کانپ رہے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ انہوں نے مسلمانوں پر کیا کیا مظالم توڑے تھے لیکن بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جانی دشمنوں کو معاف کر دیا اور تاریخ عالم میں اپنے اس اسوۂ حسنہ سے عفو و درگزر کی ایک ایسی مثال قائم کردی جس کی تتبع کئے بغیر آج کے انسانی معاشرہ میں امن اور سکون قائم نہیں ہوسکتا۔

تہذیب نو اور مداہنت

حضور نے فرمایا تہذیب نو کی کوکھ سے ایک اور مسئلے نے جنم لیا ہے اور وہ مداہنت ہے جو نئی تہذیب کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ مداہنت جس کا دوسرا نام منافقت ہے اس کے ذریعہ سچ اور جھوٹ کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسلام نے صراط مستقیم کی جو تعلیم دی ہے اس کی پیروی کئے بغیر انسان کا کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنا مشکل ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے اس امریکی ٹیم کا ذکر کیا جو In quest of Christ نامی فلم کی تیاری کے سلسلہ میں برصغیر کا دورہ کر رہی تھی۔ یہی ٹیم جب ایک موقع پر حضور سے ملنے کے لئے ربوہ آئی تو آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے بارہ میں ان سے تفصیلی گفتگو فرمائی تو پھر آخر میں جب حضور نے اس ٹیم سے یہ پوچھا کہ اگر آپ کو صداقت مل جائے تو کیا آپ دنیا پر اس کا اظہار کریں گے؟ تو اُن کا جواب نفی میں تھا اور دلیل یہ دی کہ وہ اپنا پیسہ برباد نہیں کرنا چاہتے۔ فرمایا دنیا کے ہر خطے اور ہر شعبۂ زندگی میں یہی نظر آتا ہے کہ اظہار حقیقت اور افشائے صداقت کی بجائے مکر و فریب اور چال بازی سے کام لینا زندگی کا ایک حصہ بنتا چلا جارہا ہے۔ فرمایا منافقت کے نام پر جو تہذیب پروان چڑھتی ہے وہ شاخ نازک پر بننے والے اس آشیانے کی مانند ہے جسے کسی گھڑی ہوا کا تند و تیز جھونکا گرا کر فنا کر دیتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے صحافیوں سے فرمایا اسلامی تعلیم سے متعلق کوئی سوال ہو تو وہ پوچھ سکتے ہیں۔ چنانچہ تعدد ازدواج، طلاق، مرد اور عورت میں مساوات، خصوصاً ایک ہی جیسا کام ہو تو اُجرت کے حصول میں یکساں معیار، مسلمانوں کے دوسری قوموں خصوصاً عیسائیوں سے باہمی تعلقات کے بارہ میں کئی سوالوں کے حضور نے نہایت مختصر لیکن جامع رنگ میں جواب دیئے۔ ایک صحافی کہنے لگے آخر اسلام اور عیسائیت میں فرق کیا ہے۔ جب دونوں ایک خدا کو مانتے ہیں تو ایک ہی طریق پر عبادت کیوں نہیں کرتے؟

اسلام اور عیسائیت میں فرق

حضور نے فرمایا جہاں تک اسلام اور عیسائیت میں فرق کا سوال ہے عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بلکہ خود خدا (اقنوم ثانی) مانتے ہیں لیکن مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے نیک بندے اور برگزیدہ رسول تھے اور بس۔ لیکن حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ حضرت مسیح کا دور نبوت ختم ہوگیا۔ اسلامی تعلیم کے نئے دور کا آغاز ہوا جسے عیسائیوں نے اب تک تسلیم نہیں کیا حالانکہ یہ وہ کامل اور عالمگیر ہدایت ہے جو قیامت تک قابل عمل اور خدا کی رضا حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ جب خدا ایک ہے تو عیسائی اور مسلمان ایک ہی طریق پر عبادت کیوں نہیں کرتے حضور نے فرمایا میں نے یہ نہیں کہا کہ عیسائی بھی ایک ہی خدا کو مانتے ہیں میں نے تو یہ کہا ہے کہ حضرت مسیح اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی خدا کی عبادت کرتے تھے۔ دراصل حضرت مسیح کو ماننے والے عیسائیت کے نام پر کئی فرقوں میں بٹ گئے۔ ان میں اکثریت ایسے فرقوں کی ہے جو تثلیث کو مانتے ہیں، انہوں نے ایک خدا کی جگہ تین خدا بنا لئے ہیں لیکن مسلمان توحید حقیقی کے علمبردار ہیں۔ پس وہ لوگ جو تثلیث کو مانتے ہیں ان کا مسلمانوں کے طریق پر عبادت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ مسلمانوں کے طریق عبادت کی بنیاد توحید حقیقی پر قائم ہے اور عیسائیت اس سے محروم ہے۔

اسلام کا عالمگیر غلبہ

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کی بناء پر یہ اعلان اس پریس کانفرنس میں بھی دہرایا کہ اگلے سو سال میں یورپین اقوام کی بڑی بھاری اکثریت مسلمان ہوجائے گی اور سو سال بعد کے مورخین میری آج کی باتوں میں بہت دلچسپی لیں گے اور کتابوں اور اخباروں میں شائع ہونے والے بیانات اور پیشگوئیوں کی تلاش کریں گے۔ اس پر ایک بڑے ثقہ صحافی نے حضور سے سوال کیا جماعت احمدیہ کی تعداد کتنی ہے؟ حضور نے فرمایا ہماری جماعت کی تعداد ہے تو ایک کروڑ مگر یہ ایک کروڑ اس طرح بنی کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے جب مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ کیا تو آپ اکیلے تھے اور بے کسی کا یہ عالم تھا کہ اپنوں نے بھی آپ کو درخور اعتناء نہ سمجھا۔ گھر والے آپ کو کھانا دینا بھول جاتے تھے۔ ساری دنیا آپ کی مخالفت پر متحد ہوگئی۔ لیکن مخالفتوں کے ایک طوفان کے بعد دوسرے طوفان سے گزرتے ہوئے قریباً نوے سال میں وہ جو ایک تھا وہ ایک کروڑ بن گیا۔ اگر اگلے سو سال میں ایک کروڑ میں سے ہر ایک آدمی ایک کروڑ بن جائے تو تم ضرب دے کر دیکھو کیا تعداد بنتی ہے۔ پہلے تو وہ صحافی (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۸ء کو مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں "ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے عنوان پر جو تقریر فرمائی۔ اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے

"ذکرِ حبیب" کے معنے ہیں محبوب کی یاد۔ اور محبوب سے مراد ہیں حضرت مہدی معہود و مجدد الف آخر علیہ الصلوٰۃ والسلام جو حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین فرزند ہیں اور جن کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوری امت مسلمہ کو یہ ہدایت فرمائی کہ جب وہ ظاہر ہوں تو خواہ تمہیں برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل بھی چل کر جانا پڑے تو ان کے پاس پہنچو اور ان کو میرا سلام پہنچاؤ!

(ابن ماجہ و مسند احمد بن حنبل)

موضوع کی اہمیت

اس موضوع کی اہمیت اس سے بھی واضح ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہے کہ:ـ

"ذِکْرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ الْعِبَادَۃِ"

(الجامع الصغیر للسیوطیؒ جلد ۱ صفحہ ۱۸)

یعنی انبیاءؑ کا ذکر بھی عبادت ہے اور بالخصوص حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر مبارک کی نسبت تو آپ کے الہام میں خدا کا یہ وعدہ ہے کہ:ـ

"ذِکْرُکَ دَائِمٌ"

(تذکرہ صفحہ ۸۱۸ طبع سوم)

یعنی تیرا ذکر ہمیشہ رہے گا۔

نیز ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں پُرشوکت پیشگوئی بھی ہے کہ:ـ

"خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا۔ اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۴۱ طبع سوم)

پس جب تک یہ زمین اور آسمان قائم ہیں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر بھی جاری رہے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ اور عشق رسولؐ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مشہور قول ہے کہ

"کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن"

یعنی تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی نسبت مجھ سے پوچھتے ہو تو سنو آپ مجسم قرآن تھے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ جو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی کے ماموں اور ام امۃ المتین صاحبہ کے والد حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی کے سگے بھائی تھے حضرت عائشہ رضی کے اس پیارے فقرہ کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں:ـ

"اگر حضرت عائشہ رضی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ بات سچی کہی تھی کہ "کان خلقہ القرآن" تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت اسی طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ کان خلقہ حبّ محمدٍ و اتباعہ علیہ الصلوٰۃ والسلام"

(یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اتباع کی محبت تھا۔)

(سیرت المہدیؓ جلد سوم صفحہ ۳۰۸)

نیز فرماتے ہیں:ـ

"آپ نے اخلاق کا وہ پہلو دنیا کے سامنے پیش کیا جو معجزانہ تھا۔ سراپا حسن تھے۔ سراسر احسان تھے۔ اور اگر کسی شخص کا مثیل آپ کو کہا جا سکتا ہے تو وہ صرف محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ....

..... میں نے آپ کو اس وقت دیکھا جب میں دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری ان آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب میں ستائیس سال کا جوان تھا۔ مگر میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے بہتر، آپ سے زیادہ خلیق، آپ سے زیادہ نیک، آپ سے زیادہ بزرگ، آپ سے زیادہ اللہ اور رسولؐ کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں دیکھا۔"

(سیرت المہدیؓ حصہ سوم صفحہ ۳۰۷-۳۰۸)

صداقت کا زندہ نشان

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی کی یہ عظیم الشان شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا زندہ نشان ہے کیونکہ احادیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد صدیوں سے اسلامی لٹریچر میں محفوظ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ مہدی معہودؑ کے چہرہ کا نور میرے نور سے ہوگا۔ اور وہ خلقت اور خلق کے اعتبار سے سب انسانوں سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہوگا اور حضرت امام باقر علیہ السلام کی روایت ہے کہ:ـ

"مہدی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شبیہ ہونگے"

(کتاب المہدی صفحہ ۳۰، ۹۳، ۹۶ از سید صدر الدین صدر۔ مطبوعہ تہران بحوالہ ینابیع المودۃ)

خود حضرت مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:ـ

"توئے من از نور روئے او بتافت
یافت از فیضش دل من ہرچہ یافت
چو روئے او شد است این روئے من
بوئے او آید زبام و کوئے من"

یعنی میرا منہ اس کے منہ کے نور کی وجہ سے چمک اٹھا۔ میرے دل نے جو کچھ بھی پایا اسی کے فیض سے پایا۔

یہ میرا چہرہ اس کے چہرہ میں محو اور گم ہو گیا اور میرے مکان اور کوچہ سے اسی کی خوشبو آرہی ہے۔

نیز فرماتے ہیں:ـ

"لیک آئینہ ام زربِّ غنی
از پئے صورتِ مہ مدنی"

لیکن میں ربّ غنی کی طرف سے آئینہ کی مانند ہوں۔ مدینہ کے چاند کی صورت دکھانے کے لئے۔

اسی مضمون کو حضورؑ نے اپنے اردو کلام میں یوں بیان فرمایا ہے:ـ

"اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے، میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے"

چہرہ مبارک پر نور محمدیؐ کا جلوہ

اب میں اس بنیادی حقیقت اور صداقت کو نمایاں کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کے بعض نہایت دلچسپ اور ایمان افروز واقعات عرض کرتا ہوں۔ پہلے میں ایک ایسا حیرت انگیز واقعہ بتاؤں گا جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جائے گا کہ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر نور محمدیؐ کا جلوہ اکمل و اتم اور اعلیٰ و ارفع شان سے ظاہر ہوا اور پھر بطور نمونہ بعض ایسی اہم روایات بیان کروں گا جن سے بآسانی اندازہ ہو سکے گا کہ حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود مقدس سے واقعی اخلاق محمدیؐ کی شاندار تجلیات کا ظہور ہوا۔

برصغیر پاک و ہند کے مشہور غیر احمدی صاحب طرز ادیب جناب مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے اپنے ایک مضمون میں جو کراچی کے رسالہ "عالمی ڈائجسٹ" شمارہ اکتوبر ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا ایک یہ حیرت انگیز واقعہ لکھا:ـ

"اب ایک ایسے شخص سے میرے ملنے کا حال سنئے جو اپنے فرقہ میں نبی سمجھا جاتا ہے اور دوسرے فرقے والے خدا جانے اس کو کیا کچھ نہیں کہتے۔ یہ کون ہیں؟ جناب مرزا غلام احمد قادیانی بانی فرقہ احمدیہ۔ ان سے میرا رشتہ یہ ہے کہ میری خالہ زاد بہن ان سے منسوب تھیں اس لئے میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب کبھی دلی آتے تو مجھے ضرور ملا کرتے ...... میرے ایک چچا تھے جن کا نام مرزا عنایت اللہ بیگ تھا۔ یہ بڑے فقیر دوست تھے۔ تمام ہندوستان کا سفر فقیروں سے ملنے کے لئے کیا۔ بڑی بڑی سخت ریاضتیں کیں چنانچہ اس سے ان کی محنت کا اندازہ کر لیجئے۔ کہ تقریباً چالیس سال تک رات کو نہیں سوئے۔ صبح کی نماز پڑھ کر دو ڈھائی گھنٹے کے لئے سو جاتے ورنہ سارا وقت یاد الٰہی میں گزارتے۔ ایک دن میں مرزا غلام احمد صاحب کے یہاں جانے لگا تو چچا صاحب قبلہ نے مجھ سے کہا۔ "بیٹا! میرا ایک کام ہے وہ کرتے آنا اور وہ کام یہ ہے کہ جن صاحب سے تم ملنے جا رہے ہو ان کی آنکھوں کو دیکھو کہ کس رنگ کی ہیں؟" میں سمجھا بھی نہیں اس سے ان کا کیا مطلب ہے مگر جب مرزا صاحب کے پاس گیا تو بڑے غور سے ان کی آنکھوں کو دیکھتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں سبز رنگ کا پانی گردش کرتا معلوم ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ میں میں نے خود بھی ان کو ذرا غور سے دیکھا کیونکہ اس سے پہلے جو میں ان کے پاس جاتا تھا تو ہمیشہ نیچی آنکھیں کر کے بیٹھتا تھا اس دفعہ میں نے دیکھا ان کا چہرہ بہت بارونق تھا۔ سر پر گول ٹوپی دو دو انگل کے بال ہیں۔ داڑھی خاصی نیچی ہے آنکھیں جھکی جھکی ہیں۔ بات کرتے ہیں تو بہت متانت سے کرتے ہیں........ بہرحال وہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے چچا صاحب قبلہ سے تمام واقعات بیان کئے۔ (جس پر انھوں نے فرمایا)

"فرحت! دیکھو اس شخص کو بُرا کبھی نہ کہنا۔ فقیر ہے اور یہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں۔

میں نے کہا یہ آپ نے کیونکر جانا؟ فرمایا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں ہر وقت غرق رہتا ہے اس کی آنکھوں میں سبزی آجاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سبز رنگ کے پانی کی ایک لہر ان میں دوڑ رہی ہے میں نے اس وقت تو ان سے اس کی وجہ نہ پوچھی مگر بعد میں معلوم ہوا کہ سب فقراء اور اہل طریقت اس پر متفق ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سبز ہے اسی کا عکس آپ کے زیادہ خیال کرنے سے آنکھوں میں جم جاتا ہے۔"

(عالمی ڈائجسٹ" کراچی
اکتوبر ۱۹۶۸ء صفحہ ۱۶، ۱۷)

؎ صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

خُلقِ رسول کا امتحان

سیدوالا ضلع شیخوپورہ میں ایک نہایت مخلص صحابی مہر محمد دین صاحب صوم و صلوٰۃ کے پابند اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے آپ کے داخل احمدیت ہونے کا واقعہ بہت ہی عجیب ہے۔ فرمایا کرتے تھے میں نے سنا ہوا تھا کہ امام مہدیؑ کا خلق۔ خلقِ رسول ہوگا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں جاکر دیکھوں گا اگر مرزا صاحب کا خلق۔ خلقِ رسولؐ ہوا تو میں مان لوں گا اور خلقِ رسولؐ کے متعلق میں نے روایت سنی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ اگر راستے پر جا رہے ہوں اور کوئی بڑھیا اور ضعیف عورت اپنی فریاد سنانا چاہتی تھی تو آپ وہیں کھڑے ہو کر سن لیا کرتے تھے اسی طرح اگر کوئی شخص آپؐ سے مصافحہ کرتا تھا تو آپ پہلے اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔

میں اسی خیال کو لے کر قادیان شریف گیا۔ جب حضرت مرزا صاحب کے مکان پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ دروازے پر بیٹھے انتظار کر رہے ہیں۔

مہر محمد دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں انہی خیالات میں تھا کہ حضور باہر تشریف لے آئے۔ میں نے دیکھتے ہی آگے بڑھ کر معانقہ کر لیا۔ باقی انتظار کرنے والے خیال کرتے اور امید رکھتے تھے کہ میں حضور کو جلد فارغ کر دوں گا تاکہ وہ بھی مصافحہ اور زیارت سے مشرف ہوں۔ مگر میں چھوڑتا نہ تھا اور خلق رسول کو دیکھنا چاہتا تھا۔ میرا معانقہ لمبا ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ ۱۰ منٹ اور ۱۵ منٹ اور ۲۰ منٹ گزر گئے اور احباب انتظار کر رہے تھے اور جزبز ہو رہے تھے۔ مہر صاحب نے بیان کیا کہ تقریباً آدھ گھنٹہ معانقہ میں گزر گیا اور لوگ بھی سخت بیزار ہو گئے تو میں نے اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہا:-

"اے بے حیا! ابھی خلقِ رسولؐ ثابت نہیں ہوا؟"

تب میں نے معانقہ چھوڑ دیا اور بیعت کر لی

(بروایت مولوی قمر الدین صاحب فاضل)

مجلس میں سادگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہنشاہ دو عالم تھے لیکن حضورؐ کی مجلس پر سادگی اور درویشی کا رنگ غالب تھا۔ چنانچہ بخاری باب الہجرۃ میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی بالائی آبادی میں جو اصل آبادی سے دو اڑھائی میل کے فاصلے پر تھی اور جس کا نام قبا تھا رونق افروز ہوئے۔ آپؐ کی تشریف آوری کی خبر بجلی کی طرح سارے مدینہ میں پھیل گئی اور تمام مسلمان جوشِ مسرت میں بے تاب ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے شروع ہو گئے۔ اس وقت یہ لطیفہ ہوا کہ جن اہل مدینہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت اس سے پہلے نہیں کی تھی ان میں سے بعض اپنے خیال میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو ہی رسول اللہ سمجھتے رہے مگر جب مجلس میں دھوپ آگئی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی چادر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا تو لوگوں کی غلط فہمی دور ہوئی۔

بالکل اسی قسم کا واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی پیش آیا چنانچہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی روایت ہے کہ:-

"جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مع چند خدام کے ماڑا صاحب کا چولہ دیکھنے کے لئے ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے تو وہاں ایک بڑ کے درخت کے نیچے کچھ کپڑا بچھا کر جماعت کے لوگ مع حضورؑ کے بیٹھ گئے مولوی محمد احسن صاحب بھی ہمراہ تھے۔ گاؤں کے لوگ حضورؑ کی خبر سن کر وہاں جمع ہونے لگے تو ان میں سے چند آدمی جو پہلے آئے تھے مولوی محمد احسن صاحب کو مسیح موعود خیال کر کے ان کے ساتھ مصافحہ کر کے بیٹھ گئے۔ تین چار آدمیوں کے مصافحہ کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ ان کو دھوکا ہوا ہے اس کے بعد مولوی محمد احسن صاحب ہر ایسے شخص کو جو ان کے ساتھ مصافحہ کرتا تھا حضورؑ کی طرف متوجہ کر دیتے تھے کہ حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) یہ ہیں"

(سیرت المہدی حصہ دوم روایت ۳۹۸)

(باقی)

علم ایک طاقت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۵)

تمام انصار سے گزارش ہے کہ سہ ماہی امتحانوں میں بصد شوق شریک ہو کر اس روحانی طاقت کو اپنے اندر پیدا کریں۔ سہ ماہی چہارم کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۸ فتح/دسمبر کو ہوگا اس کے لئے کتاب "ضرورۃ الامام" بطور نصاب مقرر ہے۔ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے منگوا کر خود بھی پڑھئے اور اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھایئے

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو مکرم جناب فیض اسلم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچی عطا فرمائی ہے جو کہ مکرم مبارک علی صاحب کی پوتی اور ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب کی نواسی ہے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی صالح زندگی دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین! (رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے ایمان افروز کوائف

(بقیہ ص۲)

سمجھے کہ حضور نے ویسے ہی بات کر دی ہے اس لئے انہوں نے یہ بات سُنی اَن سُنی کر دی۔ لیکن جب حضور نے فرمایا نہیں میری خاطر آپ کچھ تکلیف اُٹھائیں اور دیکھیں تو سہی کیا شکل بنتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے جب ضرب دی تو سرا ٹھا کر کہنے لگے اتنی تعداد تو دنیا کے سارے انسانوں کی بھی نہیں بنتی۔ حضور نے فرمایا مَیں یہ نہیں کہہ رہا کہ اتنی تعداد میں احمدی ہو جائیں گے مَیں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمارا یہ دعویٰ کہ اگلی صدی اسلام کے غلبہ کی صدی ہے جس میں لوگوں کی اکثریت مسلمان ہو جائیگی یہ بات ناممکنات میں سے نہیں۔ پس جس طرح ایک سے ایک کروڑ بننے کے متعلق لوگ سمجھتے تھے کہ یہ بات ناممکن ہے لیکن عملاً ناممکن ثابت نہیں ہوئی۔ اسی طرح یہ بات بھی ناممکن نہیں کہ اگلے سو سال میں ایک کروڑ میں سے ہر ایک کروڑ بن جائے۔ چنانچہ اگلے روز فرینکفورٹ کے اخباروں نے محاورۃً اسے کمپیوٹر پروجیکشن سے تعبیر کیا۔

حضور کی پریس کانفرنس کے بعد دو صحافیوں نے حضور کی زندگی کے حالات، روزمرہ کے معمولات اور آپ کے امام جماعت احمدیہ ہونے کی حیثیت میں اغراض و مقاصد سے متعلق سوالات پوچھے اور پھر یہ دونوں صحافی حضور کی معیت میں مشن ہاؤس تشریف لائے اور مسجد نور کے سامنے حضور کی تصویر لی اور چند گھنٹے کے بعد شائع ہونے والے Evening Paper میں حضور کی تصویر کے ساتھ خبر شائع کی جس میں زیادہ تر آپ کی شخصیت کو نمایاں کیا گیا۔

اس پریس کانفرنس میں فرینکفورٹ کے مشہور اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کے نمائندوں اور فوٹو گرافروں کی ایک معقول تعداد نے حصہ لیا اور اسلامی تعلیم سے متعلق جرمن زبان میں لٹریچر اور حضور کے پریس کانفرنس سے خطاب کے بارہ میں مختلف صحافیوں نے متعدد سوالات کئے جن کے اہم حصوں کے متعلق خاکسار نے خلاصۃً اُوپر ذکر کیا ہے۔ اس پریس کانفرنس کے دوران مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم امام بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لنڈن، مکرم منصور احمد خان صاحب امام مسجد فرینکفورٹ اور برادرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے حضور کی معاونت کا شرف حاصل کیا۔

میئر کے نمائندہ سے ملاقات

اسی روز تین بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو فرینکفورٹ کے میئر کے نمائندہ ڈاکٹر کوپرس (Mr. Dr. KUPPERS) نے کائزر (قیصر) ہال میں خوش آمدید کہا۔ یہ وہی مشہور اور خوبصورت ہال ہے جس میں جرمنی کے پرانے بادشاہوں کا انتخاب عمل میں آتا تھا اور ان کی تاجپوشی ہوا کرتی تھی۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ اپنے رفقائے سفر کے علاوہ مکرم بشیر احمد خان رفیق صاحب امام مسجد لنڈن، امام منصور احمد خان صاحب، لئیق احمد منیر صاحب، ہدایت اللہ ہیوبش صاحب، مبشر احمد باجوہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور عبداللہ صاحب جرمن نومسلم کے ساتھ ٹھیک تین بجے قیصر ہال میں تشریف لے گئے تو ڈاکٹر کوپرس نے جو برسرِ اقتدار کنزرویٹو کرسچین پارٹی کے ممبر پارلیمنٹ بھی ہیں ہال کے دروازے پر حضور کا استقبال کیا اور پھر سپاسنامہ پیش کیا جس میں فرینکفورٹ کی انتظامیہ اور احمدیہ مسلم مشن کے درمیان خوشگوار تعلقات کا ذکر کیا۔ نیز انہوں نے جماعتِ احمدیہ کی اُن خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا جو افریقی ممالک میں انجام پا رہی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے نزدیک حکومت جرمنی بھی چونکہ اہلِ افریقہ سے ہمدردی رکھتی ہے اور اُن کی مدد کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور چونکہ دونوں کا مطمحِ نظر افریقی اقوام کی بے لوث خدمت کرنا ہے اسلئے حکومتِ جرمنی اہلِ افریقہ کی تعلیمی اور حفظانِ صحت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی ٹھوس خدمات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ڈاکٹر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا اور اپنی طرف سے اُنہیں جرمن ترجمہ قرآن کریم بطور تحفہ پیش کیا جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا اور اپنی طرف سے فرینکفورٹ کی ایک مصور کتاب حضور کی خدمت میں پیش کی۔

Refreshments کے دوران کچھ دیر تک غیر رسمی گفتگو ہوتی رہی۔ ڈاکٹر کوپرس نے حضور کے اِس ارشاد سے اتفاق کیا کہ اب وقت ہے انسان، انسان سے محبت کرنا سیکھے۔ جنگ ایک نہایت ہی احمقانہ اور خطرناک خیال ہے۔ دنیا کو آپس کی دشمنی ترک کرکے محبت اور پیار کی فضاء میں زندگی بسر کرنی چاہیئے۔

فرینکفورٹ میں حضور کی مصروفیات کی یہ آخری کڑی بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب اور بابرکت ثابت ہوئی۔ حضور میئر کے نمائندہ سے اپنی اس مختصر ملاقات میں جو بات کہنی چاہتے تھے وہ آپ نے کہہ دی اور اسلام کا جو پیغام پہنچانا چاہتے تھے وہ بڑے موثر رنگ میں پہنچا دیا۔

سٹیج جلسہ سالانہ مستورات وحلقہ خاص کے ٹکٹوں کے متعلق

ضروری اعلان

سٹیج کے ٹکٹوں اور حلقہ خاص کے ٹکٹوں کے لئے قانون یہ ہے کہ:-

۱- خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین اور صحابیات کے علاوہ ٹکٹ صرف اُس لجنہ کی صدر صاحبہ کو دیا جائے گا جن کی طرف سے سارا سال رپورٹ درجنہ آتا رہا ہو۔ نامزدہ لجنات کی کسی صدر کو ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔

۲- ہر ضلع کے امیر صاحب کی اہلیہ کو نسلیز

۳- بیرون پاکستان سے آنے والی عہدہ داران کو ٹکٹ دیا جائے گا۔ ہر آنے والی کو سٹیج کا ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔

۴- لجنہ کی پرانی اور مخلص کارکنات کو یعنی جنہوں نے ابتداء میں کام کیا۔

۵- ہر لجنہ کی صدر دفتر لجنہ مرکزیہ سے آکر تصدیق لے کہ یہ بہن واقعی صدر ہے۔ تب ٹکٹ دیا جائے گا۔

۶- بے پردہ خواتین ٹکٹ نہ طلب کریں۔

مندرجہ بالا قانون کے مطابق ۱۵ر دسمبر ۷۸ء سے پہلے جس بہن کی طرف سے ٹکٹ لینے کی اطلاع ملے گی صرف ان کا ٹکٹ بنا دیا جائے گا۔ اس تاریخ کے بعد کوئی نام قبول نہیں کیا جائے گا۔

۲۵ر دسمبر کی رات تک سب ٹکٹ لے لیں اور ۲۶ر دسمبر کی صبح کو کوئی بہن ٹکٹ مانگنے کی کوشش نہ کرے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

طالبات فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کیلئے

مندرجہ ذیل مقامات کی طالبات فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کی سندات ہمارے دفتر میں موجود ہیں لیکن پتہ خط وکتابت نہ ہونے کی وجہ سے بھجوائی نہیں جا سکیں۔ جن کی یہ سندیں ہیں وہ اپنے پتہ خط وکتابت سے مطلع کریں تاکہ انہیں سندات بھجوائی جا سکیں۔ مقامات یہ ہیں:-

کمالیہ گ۔ب ۴۱۲۔ وادبرٹن۔ گلاں والی چک $\frac{56}{4\text{-}R}$ بہاولنگر۔ چک $\frac{373}{E\text{-}B}$ وہاڑی۔ بستی حسین آباد ضلع جھنگ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب چیمہ فیکٹری ایریا ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (سید احمد علی شاہ۔ ربوہ)

۲- میرا لڑکا بیرون ملک بیمار اور پریشانی میں مبتلا ہے (زین العابدین محلہ دارالبرکات ربوہ)

۳- مکرم مستری اللہ رکھا صاحب محلہ دارالیمن شرقی ربوہ عرصہ سے بعارضہ معدہ و جگر بیمار ہیں کمزوری بہت ہے۔ (داؤد احمد طاہر دارالصدر شرقی ربوہ)

۴- میری والدہ صاحبہ اور بڑی ہمشیرہ صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے اکثر بیمار رہتی ہیں نیز دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے نیک اولاد سے نوازے (نصیر احمد شاہ پوری دھارو والی چک ۳۲ ضلع شیخوپورہ)

۵- میرے امتحانات ہو رہے ہیں۔ (سلیم الحق خان فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ)

۶- مجھے پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے۔ (محمد شفیع حوالدار۔ اسلام نگر فیصل آباد)

۷- میرے پاؤں کا آپریشن پھر کیا گیا ہے (محمد شریف ریٹائرڈ کمرہ نمبر۱۔ بیڈ نمبر۳۔ ہڈی وارڈ میو ہسپتال لاہور۔)

احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء کی مختصر روداد

(قسط اوّل)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب کے بعد (جس کا خلاصہ الفضل ۲۹ ر اکتوبر ۱۹۷۸ء میں شائع ہو چکا ہے) پروگرام کے مطابق بعض ورزشی اور تفریحی مقابلے ہوئے یہ مقابلے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احاطہ میں ہوئے۔ انصار اللہ ربوہ اور مجالس صوبہ پنجاب کی ٹیموں کے درمیان رسہ کشی کا مقابلہ ہوا جس میں صوبہ پنجاب کی ٹیم جیت گئی مجالس صوبہ سندھ اور مجالس صوبہ پنجاب کی ٹیموں کے درمیان اور پھر انصار اللہ ربوہ اور مجالس صوبہ سندھ کی ٹیموں کے درمیان والی بال کے مقابلے ہوئے۔ اوّل الذکر مقابلہ میں صوبہ پنجاب کی ٹیم اوّل قرار پائی اور ثانی الذکر میں مجلس انصار اللہ ربوہ کی ٹیم۔

اجلاس دوم

ورزشی اور تفریحی مقابلوں کے بعد نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی اور کھانے کے لئے کچھ وقت دیا گیا اس کے بعد ساڑھے سات بجے شام محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سرگودھا کی صدارت میں سالانہ اجتماع کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ نے کی جس کے بعد مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب سکھر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فارسی اور اردو منظوم کلام ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے سورۃ فتح کی آخری دو آیات کا درس دیا۔ آپ نے فرمایا آخری زمانہ میں جو حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کا زمانہ ہے غلبۂ اسلام کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ یہ غلبۂ اسلام کن ذرائع سے ہوگا اور کیوں ہوگا اس کا ذکر ان آیات قرآنیہ میں کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا بظاہر جو حالات مسلمانوں کے ہیں ان کی وجہ سے غلبۂ اسلام کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا مگر یہ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔ دنیا مٹ سکتی ہے آسمان اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں مگر یہ ممکن نہیں کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہو۔ ابتدائے اسلام میں جو حالات مسلمانوں کے تھے۔ وہ بھی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے ان کو دیکھ کر کون شخص یہ اندازہ لگا سکتا تھا کہ اسلام غالب آئے گا مگر تاریخ بتاتی ہے کہ اسلام غالب آیا اور دیگر تمام ادیان اس کے مقابلہ میں مغلوب ہوئے یہی صورت اس زمانہ میں بھی پیدا ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے کلام کو سچا ثابت کرنے اور اُسے پورا کرنے کے لئے ایسے حالات پیدا کر دے گا۔ ایسے سامان بہم پہنچا دے گا کہ اسلام باقی تمام ادیان پر غالب آجائے گا یہ وحی الٰہی ہے جو بہر حال پوری ہو کر رہے گی۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اللہ کے کامل رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر نازل شدہ کامل و مکمل اور دائمی ہدایت اور قانون کی کامل اتباع کریں اور اپنے اندر وہ انقلاب پیدا کریں جو ان کی اتباع اور اُسوۂ نبوی کی پیروی کے نتیجہ میں صحابہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اندر پیدا کیا۔ وہ اگر اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں اشدّاء (بہت سخت) تھے تو آپس بھائیوں کے لئے رحماء (حُسنِ سلوک کرنے والے اور نرم دل) تھے۔ وہ میدانِ جنگ ہی کے دھنی ثابت نہ ہوئے بلکہ ان کی راتیں عبادتِ الٰہی اور متضرعانہ دعاؤں میں گذرتی تھیں۔ ان کے سب کام ہی رضاءِ الٰہی کے حصول کے لئے تھے اور ان میں ایسا اتحاد اور ایسی یگانگت پیدا ہو گئی تھی کہ اسلامی اخوّت کی وجہ سے وہ عضو واحد کی طرح ہو گئے تھے۔ اگر ہم بھی صحابہؓ کی سی قربانیاں پیش کریں، ان کے ایثار کا نمونہ پیش کریں، ان جیسی جدّ و جہد اور سعی اور محنت کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسلام کو باقی تمام ادیان پر غلبہ نہ عطا فرمائے۔

آپ کے بعد محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل استاذ جامعہ احمدیہ نے بعض ایسی احادیث نبویہ کا درس دیا جن میں عیادتِ مریض کی اہمیت اور ضرورت کا ذکر اور اس فرض کو بجا لانے کی تلقین کی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا ایک ایسے معاشرہ کے قیام کے لئے جس کا ایک نمونہ اسلام کے ابتدائی دور میں پایا جاتا ہے جس میں صحابہ کرامؓ باہم بھائی بھائی بن گئے تھے اور ان کے دل جڑ گئے تھے ہدایات کا ذکر احادیث نبویہ میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً بخاری کتاب الجنائز میں سات باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور سات باتوں سے منع کیا گیا ہے۔ ان احکام پر عمل کرنے سے ایک ایسا معاشرہ قائم ہو سکتا ہے جس میں اخوّت و مودت پائی جاتی ہو اور نفرت و حقارت کا وجود کالعدم ہو۔ ان سات احکام میں سے جن کا اس حدیث میں ذکر ہے ایک عیادتِ مریض ہے۔ یہ خُلق اصلاحِ معاشرہ کے لئے بہت اہم چیز ہے۔ جب بیماری مریض کو بے بس کر دیتی ہے اُس وقت اگر اس کی مزاج پرسی کی جائے، اُس کا دل بہلایا جائے بیماری سے اس کی توجہ ہٹائی جائے تو اُس کا حوصلہ بڑھ جاتا ہے اور وہ بیماری کا مقابلہ کرنے لگ جاتا ہے۔ اسلام نے عیادتِ مریض کو اس کا حق قرار دیا ہے اس حق کی ادائیگی کی وجہ سے معاشرہ میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے تکلیف کے وقت اگر کسی سے تھوڑا سا حُسنِ سلوک بھی کیا جائے تو اس کے دل پر بہت اثر ہوتا ہے اور وہ عمر بھر اس احسان کو بھول نہیں سکتا کسی کے دل کو موہ لینے کے لئے یہ ایک بڑا ذریعہ ہے کہ تکلیف کے وقت اس کو تسکین دو اس کا حوصلہ بڑھاؤ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ بھی ہمارے سامنے ہے آپؐ عیادتِ مریض کے لئے تشریف لے جایا کرتے اور اس میں مومن و کافر کی تمیز نہ فرماتے ہماری جماعت کے افراد کو چاہیئے کہ اس عمدہ خُلق کو اپنائیں اس پر عمل پیرا ہوں۔ اس سے نہ صرف معاشرہ کی اصلاح ہوگی بلکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے ثواب اور اجر کے مستحق ہوں گے۔

(اس موقع پر مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب سکھر نے صدارت کے فرائض سنبھالے)

مکرم حسین محمد خاں صاحب عارف قائد مجالس بیرون و قلمی دوستی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف منیف "تذکرۃ الشہادتین" کا ص۶ سے ص۶۶ تک درس دیا۔ ان صفحات میں حضور اقدسؑ نے اپنی جماعت کو بعض نہایت قیمتی نصائح سے نوازا ہے۔

(باقی)

مبارک احمد عابد کا مجموعہ کلام
درد کے شہر میں
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے
ربوہ کے تمام کتب فروشوں سے حاصل کر سکتے ہیں
سلطان القلم اکیڈمی
دارالنصر نزد کالج ربوہ

اِعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم لعات احمد مرزا ابن مرزا برکت علی صاحب مرحوم (آف ابادان) کا نکاح عزیزہ سیّدہ ثمینہ صاحبہ بنت مکرم سیّد جمال یوسف صاحب دارالبرکات ربوہ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی نے مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۷۸ء کو بعد نماز عصر میرے مکان پر پڑھا اور دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے اور سِلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور خیر کا موجب بنائے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین

(امۃ الرحیم والدہ اکرام مرزا
چاہ سلطان NE 2300
راولپنڈی)

آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے۔ خط و کتابت کے لئے اب
اتنا پتہ کافی ہے
حکیم عبدالحمید
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
گوجرانوالہ فون نمبر ۴۴۸۷ - ربوہ فون نمبر ۱۳۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

صحت اور تندرستی کی بقا کے لئے ناصر دواخانہ ربوہ کی مفید و مجرب دوائیں استعمال کریں